تنظیم المدارس اہلِ سنت، پاکستان کے جدید نصاب کے عین مطابق

برائے طالبات 2024

سوالیہ پرچہ کے ساتھ

نورانی گائیڈ

حل شدہ پرچہ جات

درجہ عالیہ

2
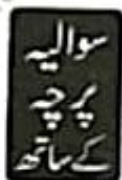
مفتی محمد احمد نورانی دامت برکاتہم عالیہ

شبیر برادرز® زبیدہ سنٹر ۴۰۔ اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006

تنظیم المدارس اہلسنّت پاکستان

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات 2024ء/۱۴۴۵ھ

الوقت المحدد	الورقة الاولیٰ:	مجموع الارقام
ثلاث ساعات	تفسير القرآن الكريم	۱۰۰

نوٹ: صرف تین سوالات کا حل مطلوب ہے۔

سوال نمبر 1: (مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ) ردا على من قال من الكفار ان له قلبين يعقل بكل منهما افضل من عقل محمد (وَمَا جَعَلَ اَزْوَاجَكُمُ الّٰٓئِیْ) بهمزة وياء وبلاياء (تُظٰهِرُوْنَ) بلا الف قبل الهاء و بها و التاء الثانية فى الاصل مدغمة فى الظاء (مِنْهُنَّ) بقول الواحد مثلا لزوجته انت على كظهر امى (اُمَّهٰتِكُمْ) اى كالامهات فى تحريمها بذلك المعدفى الجاهلية ظلاقا و انما تجب به الكفارة بشرطه كما ذكر فى سورة المجادلة .

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ 25=15+10

(ب) خط کشیدہ کیا صیغے ہیں؟ 9

سوال نمبر 2: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّآ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰىهُ ۙ وَلٰكِنْ اِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا ۔ الخ .

(الف) مذکورہ آیت مبارکہ کا شان نزول تفصیلاً لکھیں؟ 15

(ب) اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ .

آیت میں موجود لفظ "الامانة" کی تشریح تفسیر جلالین کی روشنی میں کریں۔ 10

(ج) سورہ احزاب کا شان نزول تحریر کریں؟ 8

سوال نمبر 3: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝

(الف) آیت کا ترجمہ لکھنے کے بعد شان نزول تحریر کریں؟ 16=8+8

(ب) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًاۢ بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ ۝

آیت کا ترجمہ لکھ کر شان نزول تحریر کریں؟ 12=7+5

(ج) خط کشیدہ صیغے شش اقسام اور ہفت اقسام میں کیا ہیں؟ 5

سوال نمبر 4: یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ الآیة نزلت ...... قوم ای رجال منکم من قوم عسی ان یکونوا خیرا منهم عند الله و لا نساء منکم من نساء عسی ان یکن خیرا منهن و لا تلمزوا انفسکم لا تعیبوا فتعابوا ای لا یعیب بعضکم بعضا۔

(الف) ترجمہ کریں اور آیت کا شانِ نزول لکھیں؟ 8=8+10

(ب) نسب کے اعتبار سے طبقات تفسیر جلالین کی روشنی میں لکھیں؟ 10

(ج) حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے وحی کتنے دن تک مؤخر کی گئی؟ تفسیر جلالین کی روشنی میں جواب لکھیں؟ 5

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات بابت 2024ء

الورقة الاولیٰ: تفسیر القرآن الکریم

سوال نمبر 1: (مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ) رَدًّا عَلٰى مَنْ قَالَ مِنَ الْكُفَّارِ اَنَّ لَهٗ قَلْبَيْنِ يَعْقِلُ بِكُلٍّ مِّنْهُمَا اَفْضَلُ مِنْ عَقْلِ مُحَمَّدٍ (وَمَا جَعَلَ اَزْوَاجَكُمُ الّٰئِیْ) بِهَمْزَةٍ وَّيَاءٍ وَّبِلَا يَاءٍ (تُظٰهِرُوْنَ) بِلَا اَلِفٍ قَبْلَ الْهَاءِ وَبِهَا وَالتَّاءُ الثَّانِيَةُ فِي الْاَصْلِ مُدْغَمَةٌ فِي الظَّاءِ (مِنْهُنَّ) بِقَوْلِ الْوَاحِدِ مَثَلًا لِزَوْجَتِهٖ اَنْتِ عَلَيَّ كَظَهْرِ اُمِّيْ (اُمَّهٰتِكُمْ) اَیْ كَالْاُمَّهَاتِ فِيْ تَحْرِيْمِهَا بِذٰلِكَ الْمُعَدِّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ طَلَاقًا وَاِنَّمَا تَجِبُ بِهِ الْكَفَّارَةُ بِشَرْطِهٖ كَمَا ذُكِرَ فِيْ سُوْرَةِ الْمُجَادِلَةِ۔

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) خط کشیدہ کیا صیغے ہیں؟

جوابات: (الف) اعراب:

سوالیہ حصہ میں اعراب لگا دیئے گئے ہیں۔

ترجمہ: (اللہ تعالیٰ نے کسی آدمی کے پہلو میں دو دل نہیں بنائے) یہ ان کافروں کا رد ہے جو کہتے تھے کہ ان کے دو دل ہیں، جن سے وہ رسول اللہ سے زیادہ سمجھ رکھتے ہیں۔ (اور انہیں بنایا تمہاری بیویوں کو جن سے)۔ الـلائـی ہمزہ اور یاء کے ساتھ بھی پڑھ سکتے ہیں اور بغیر یاء کے بھی (کہ تم ظہار کرتے ہو) الف نہیں ہے ھاء سے پہلے اور الف کے ساتھ بھی یعنی تـظـهرون اور تـظـاهرون پہلی صورت میں پہلی تاء کا ظاء میں ادغام کیا، اصل میں تتـظـهـرون تھا، (انہیں ان میں سے) مثال کے طور پر تم میں سے کوئی اپنی زوجہ/بیوی سے کہے تو مجھ پر میری ماں کی طرح ہے۔ (تمہاری مائیں) یعنی تمہاری ماؤں کی طرح تم پر حرام نہیں

ہو جاتیں جیسا کہ زمانہ جاہلیت میں اسے طلاق سمجھا جاتا تھا اس پر کفارہ واجب ہوتا ہے اپنی شرطوں کے ساتھ جس طرح سورۃ مجادلہ میں ذکر کیا گیا ہے۔

(ب) خط کشیدہ صیغے:

تظھرون: جمع مذکر حاضر فعل مضارع معروف ثلاثی مزید از باب تفعل۔

تجب: صیغہ واحد مؤنث غائب فعل مضارع معروف مثال واوی از باب ضَرَبَ يَضْرِبُ۔

سوال نمبر 2: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّآ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰىهُ ۙ وَلٰكِنْ اِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا ۔ الخ۔

(الف) مذکورہ آیت مبارکہ کا شان نزول تفصیلاً لکھیں؟

(ب) اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ ۔

آیت میں موجود لفظ "الامانۃ" کی تشریح تفسیر جلالین کی روشنی میں کریں؟

(ج) سورہ احزاب کا شان نزول تحریر کریں؟

جوابات: (الف) آیات مبارکہ کا شان نزول:

☆ مسلمانوں میں کچھ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کھانے کے وقت کا انتظار کرتے رہتے تھے پھر وہ آپ کے حجروں میں داخل ہو جاتے، کھانا ملنے تک وہیں بیٹھے رہتے جس سے رسول اللہ کو اذیت پہنچتی تھی۔ اس وجہ سے یہ آیات مبارکہ نازل ہوئی۔

☆ آپ کے حجروں کے ادب کو بجالایا جائے؟ اس حوالے سے بھی یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی کہ جب رسول اللہ نے حضرت زینب سے نکاح فرمایا اور دعوت ولیمہ کی تو لوگ جماعت کی صورت میں آتے اور کھانا کھا کر چلے جاتے مگر آخر میں تین شخص ایسے تھے کہ جو باتوں میں مشغول ہو گئے اور دیر تک ٹھہرے رہے۔ مکان تنگ ہونے کی وجہ سے گھر والوں کو تکلیف ہو رہی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے اور ازواج مطہرات کے حجروں میں تشریف لے گئے۔ پھر جب واپس آئے تو وہ لوگ ویسے ہی بیٹھے ہوئے اپنی باتوں میں مشغول تھے۔ آپ یہ دیکھ کر دوبارہ واپس تشریف لے گئے اور دروازے پر پردہ ڈال دیا۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی یعنی حضور نے حیاء کی وجہ سے انہیں جانے کو نہیں کہا تھا۔ یہ آیت مبارکہ پردہ کے حکم میں بھی نازل ہوئی۔

(ب) لفظ "اَلْاَمَانَۃَ" کی تشریح:

لفظ "الامانۃ" کے معنی میں اختلاف ہے:

i- حضرت ابن مسعود کے نزدیک نماز روزہ، زکوۃ، حج، سچ بولنا، قرض ادا کرنا اور ناپ تول کرنا امانت ہے۔

ii- ابن عباس کے نزدیک فرائض ہیں۔

iii- ابوالعالیہ کے نزدیک امر اور نہی جن چیزوں سے متعلق ہے، وہ امانت ہے۔

iv- بعض کے نزدیک تکلیف شرعی اور بعض کے نزدیک معرفت الٰہیہ امانت ہے۔ پس اس امانت کو آسمان و زمین و پہاڑوں پر پیش کیا گیا انہوں نے اٹھانے سے انکار کر دیا اور انسان نے اسے اٹھا لیا۔ بے شک انسان خسارہ میں ہے۔

(ج) سورۃ احزاب کا شانِ نزول:

اس سورۃ کو احزاب اس لیے کہا جاتا ہے کہ اس میں غزوۂ احزاب کا تفصیلی ذکر کیا گیا ہے۔ غزوہ احزاب کو غزوہ خندق بھی کہا جاتا ہے، یہ غزوہ نتائج کے اعتبار سے بہت اہمیت کا حامل ہے۔ اس میں مشرکین مکہ، یہودی اور دیگر کئی قبائل مسلمانوں کے خلاف جمع ہو گئے تھے، لیکن اللہ نے انہیں شکست دی۔ یہ مدنی سورت ۵ھ میں نازل ہوئی۔ اس کے علاوہ اس میں بہت سے احکام بھی (مثلاً پردہ کرنا، ظہار سے متعلق حکم، منہ بولے بیٹوں کی بیویوں سے شادی کرنا، ختم نبوت کا ذکر اور آداب نبوی وغیرہ) نازل ہوئے۔

سوال نمبر 3: يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ۝

(الف) آیت کا ترجمہ لکھنے کے بعد شان نزول تحریر کریں؟

(ب) يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْۤا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ۝

آیت کا ترجمہ لکھ کر شان نزول تحریر کریں؟

(ج) خط کشیدہ صیغے شش اقسام اور ہفت اقسام میں کیا ہیں؟

جوابات:

(الف) ترجمہ: اے ایمان والو! اپنی آوازوں کو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے بلند نہ کرو اور انہیں اس طرح نہ پکارو جس طرح آپس میں ایک دوسرے کو چلا کر پکارتے ہو، کہ کہیں تمہارے اعمال نہ

ضائع ہو جائیں اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔

شانِ نزول:

i- ایک موقع پر لشکر کا امیر بنانے پر صحابہ کے درمیان اختلاف رائے ہو گیا۔ حضرت ابوبکر نے اقرع بن حابس اور حضرت عمر نے قعقاع بن معبد کا نام پیش کیا۔ اس پر ابوبکر بولے: تمہارا مقصد محض میری مخالفت ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی جواب میں یہی کہا۔ اس دوران ان دونوں کی آواز بلند ہو گئی۔ تب یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔

ii- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یہ آیت حضرت ثابت بن قیس کے بارے میں نازل ہوئی کہ وہ اونچا سنا کرتے تھے اور ان کی آواز بھی اونچی تھی۔ بات کرتے وقت ان کی آواز بلند ہو جایا کرتی تھی۔ بعض اوقات حضور کو اس سے اذیت ہوتی تھی۔

(ب) ترجمہ: اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے، تو خوب تحقیق کر لو کہ کہیں کسی قوم کو انجانے میں تکلیف نہ دے بیٹھو پھر اپنے کیے پر شرمندہ ہونا پڑے۔

شانِ نزول: ایک روایت ہے کہ مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! نے ولید بن عقبہ اور ایک روایت کے مطابق بنی وکعیہ کو بنی مصطلق کے پاس وصولی زکوۃ کے لیے بھیجا۔ زمانہ جاہلیت میں ولید اور بنی مصطلق کے درمیان کچھ رنجش پائی جاتی تھی۔ بنی مصطلق کے لوگ ولید کے استقبال کے لیے آئے۔ مگر ولید سمجھے کہ لڑنے کے لیے آئے ہیں تو انہیں خوف لاحق ہو گیا، اسی غلط فہمی میں واپس آ گئے اور اپنے خیال کے مطابق بارگاہ الٰہی میں رپورٹ پیش کر دی کہ یا رسول اللہ معلوم ہوتا ہے کہ بنی مصطلق اسلام سے پھر گئے ہیں۔ پھر آپ نے تحقیق کے لیے حضرت خالد بن ولید کو بھیجا اور فرمایا کہ اچھی طرح تحقیق کرنا۔ ایک روایت کے مطابق بنی مصطلق والے خود آ گئے تھے۔ حضرت خالد نے آ کر عرض کیا: انہوں نے ان میں بھلائی سوا کچھ نہیں دیکھا۔ ممکن ہے دونوں باتیں ہوئی ہوں۔ غرضیکہ ثابت ہو گیا کہ ولید کی خبر بے اصل تھی، تو یہ آیت نازل ہوئی۔

(ج) خط کشیدہ صیغے:

فَتَبَيَّنُوْا: صیغہ جمع مذکر فعل امر حاضر معروف ثلاثی مزید اجوف یائی از باب تفعّل

فَتُصْبِحُوْا: جمع مذکر حاضر فعل مضارع معروف ثلاثی مزید فیہ صحیح از باب افعال

سوال نمبر 4: يٰٓـاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ الآیۃ نزلت..... قوم ای رجال منکم من قوم عسی ان یکونوا خیرا منھم عند اللہ و لا نساء منکم من نساء عسی ان یکن خیرا منھن

ولا تلمزوا انفسکم لا تعیبوا فتعابوا ای لا یعیب بعضکم بعضا ۔

(الف) ترجمہ کریں اور آیت کا شان نزول لکھیں؟

(ب) نسب کے اعتبار سے طبقات تفسیر جلالین کی روشنی میں لکھیں؟

(ج) حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے وحی کتنے دن تک مؤخر کی گئی؟ تفسیر جلالین کی روشنی میں جواب لکھیں؟

جوابات:

(الف) ترجمہ: اے ایمان والو! مذاق نہ اڑاؤ یہ آیت وفد تمیم کے بارے میں نازل ہوئی ..... کوئی قوم یعنی لوگ تم میں سے کسی قوم کا ہو سکتا ہے وہ ان سے بہتر ہوں اللہ کے ہاں اور نہ عورتیں تم میں سے عورتوں کا ہو سکتا ہے وہ ان سے بہتر ہوں اور ایک دوسرے کو طعنہ نہ دو عیب جوئی نہ کرو ورنہ تمہاری بھی عیب جوئی کی جائے گی یعنی ایک دوسرے پر عیب نہ لگاؤ۔

شانِ نزول: یہ آیت بنو تمیم کے وفد سے متعلق نازل ہوئی جو حضرت عمار، حضرت خباب اور حضرت بلال وغیرہ غریب صحابہ کی غربت دیکھ کر ان کا مذاق اُڑاتا تھا۔

(ب) نسب کے اعتبار سے طبقات:

i- شعوب یہ نسب کا سب سے اعلیٰ طبقہ ہے۔ ii- ان کے بعد عمائر

iii- پھر بطون iv- پھر افخاذ اور پھر v- فصائل سب سے آخر میں۔

(ج) وحی کا مؤخر ہونا:

اس حدیث میں اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک تین سال، بعض کے نزدیک اڑھائی سال، بعض کے نزدیک چھ ماہ اور بعض کے نزدیک چند ایام ہیں۔

☆☆☆

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات 2024ء/۱۴۴۵ھ

الوقت المحدد	الورقة الثانية:	مجموع الارقام
ثلاث ساعات	الحديث و اصوله	۱۰۰

نوٹ: دونوں قسموں سے دو دو سوالات حل کریں؟

قسم اوّل ..... حدیث

سوال نمبر 1: (ا) عن ابن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الضب لست اكله و لا احرمه .

(۲) عن عبد الرحمن بن شبل رضى الله عنه ان النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نهى عن اكل لحم الضب .

(الف) دونوں احادیث مبارکہ پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ 20=10+10

(ب) مذکورہ دونوں احادیث کی تشریح و توضیح اس انداز سے کریں کہ ان میں موجود تعارض ختم ہو جائے۔ 10

سوال نمبر 2: عن محمد بن علی بن حسین عن علی بن ابی طالب قال عق رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الحسن بشاة وقال يافاطمة احلقى راسه و تصدقى بزنة شعره فضة فوزناه فكان و زنه درهما اوبعض درهم رواه الترمذى .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں اور خط کشیدہ صیغے حل کریں؟ 20=10+10

(ب) عقیقہ کا اصطلاحی معنی بیان کریں نیز عقیقہ کے بارے میں شرعی حکم تحریر کریں؟ 10=5+5

سوال نمبر 3: قال كان رجل يا كل فلم يسم حتى لم يبق من طعامه الا لقمة فلما رفعها الى فيه قال بسم الله اوله و اخره فضحك النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثم قال مازال الشيطان ياكل معه فلما ذكر اسم الله استقاء ما فى بطنه .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں اور تشریح اس انداز سے کریں کہ مسئلہ واضح ہو جائے۔ 20=10+10

(ب) کھانے کے آداب پر دلالت کرنے والی کوئی دو احادیث تحریر کریں؟ 10=5+5

قسم ثانی ...... اصول حدیث

سوال نمبر 4: (الف) خبر کا لغوی معنی بیان کریں نیز اس کے اصطلاحی معنی کے بارے میں کوئی دو اقوال تحریر کریں؟ 10=6+4

(ب) خبر متواتر کا لغوی و اصلاحی معنی بیان کریں نیز متواتر کا حکم بیان کریں؟ 10=6+4

سوال نمبر 5: (الف) مشہور غیر اصطلاحی کی تعریف کر کے اس کی کوئی ایک مثال سپرد قلم کریں؟ 10=5+5

(ب) حدیث صحیح کا لغوی و اصطلاحی معنی بیان کر کے اسکی شرطیں تحریر کریں؟ 10=5+5

سوال نمبر 6: (الف) حدیث حسن کی تعریف اور حکم سپرد قلم کریں؟ 10=5+5

(ب) محکم اور مختلف الحدیث میں سے ہر ایک کی تعریف تحریر کریں؟ 10=5+5

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات بابت 2024ء

الورقة الثانية: الحديث و اصوله

قسم اوّل ...... حدیث

سوال نمبر 1: (۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلضَّبُّ لَسْتُ اٰكُلُهٗ وَلَا اُحَرِّمُهٗ ۔

(۲) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِبْلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ اَكْلِ لَحْمِ الضَّبِّ ۔

(الف) دونوں احادیث مبارکہ پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) مذکورہ دونوں احادیث کی تشریح و توضیح اس انداز سے کریں کہ ان میں موجود تعارض ختم ہو جائے؟

جوابات:

(الف) اعراب: سوالیہ حصہ میں اعراب لگا دیئے گئے ہیں۔

ترجمہ حدیث ۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں گوہ کھاتا ہوں نہ اسے حرام قرار دیتا ہوں۔

ترجمہ حدیث ۲: حضرت عبد الرحمٰن بن شبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک نبی کریم صلی

اللہ علیہ وسلم نے گوہ کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔

(ب) تشریح وتوضیح:

گوہ یعنی ضب ایک مشہور جانور ہے اس کی خصوصیت یہ ہے کہ اس کی نر کے دو عضو تناسل ہوتے ہیں اور مادہ کی دو شرمگاہیں، اس کی مادہ ستر انڈے دیتی ہے اور یہ سات سو سال تک زندہ رہتے ہیں۔ چالیس دن میں ایک قطرہ پیشاب کرتے ہیں، پانی نہیں پیتے، صرف ہوا پر گزارہ کرتے ہیں۔ ایک گوہ نے نبی کریم کی رسالت کی گواہی بھی دی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طبعی کراہت کی وجہ سے اسے ناپسند فرماتے تھے، کیونکہ اس کی حرمت کے بارے میں کوئی وحی نازل نہ ہوئی۔ حضرت عبدالرحمٰن چونکہ مدینہ میں رہتے تھے اس کی وجہ سے ہوسکتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کھانے سے اس لیے منع فرمایا ہو، کیونکہ یہ اس علاقے کا جانور نہیں تھا۔

سوال نمبر2: عن محمد بن علی بن حسین عن علی بن ابی طالب قال عق رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الحسن بشاة وقال یافاطمة احلقی راسه و تصدقی بزنة شعره فضة فوزناه فكان و زنه درهما اوبعض درهم . رواه الترمذی .

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں اور خط کشیدہ صیغے حل کریں؟

(ب) عقیقہ کا اصطلاحی معنی بیان کریں نیز عقیقہ کے بارے میں شرعی حکم تحریر کریں؟

جوابات: (الف) ترجمہ حدیث شریف:

بیان کرتے ہیں محمد بن علی بن حسین حضرت علی بن ابی طالب سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی طرف سے عقیقہ میں ایک بکری ذبح کی اور یہ فرمایا: اے فاطمہ اس کا سر مونڈ دو اور بالوں کے وزن کے برابر چاندی صدقہ کرو، ہم نے بالوں کو وزن کیا تو ایک درہم یا کچھ درہم تھے۔ اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

خط کشیدہ کی صرفی تحقیق:

عق: صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع معروف ثلاثی مجرد مضاعف از باب نَصَرَ يَنْصُرُ .

تصدقی: صیغہ واحد مؤنث حاضر فعل امر حاضر معروف ثلاثی مزید از باب تَفَعُّلٌ .

(ب) عقیقہ کا اصطلاحی معنی:

نومولود بچہ/بچی کی جانب سے اس کی پیدائش کے ساتویں دن جانور ذبح کر کے جو خون بہایا جاتا ہے، اسے عقیقہ کہتے ہیں۔

عقیقہ کا شرعی حکم

عقیقہ کے شرعی حکم میں اختلاف ہے، جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(۱) حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ کا موقف ہے عقیقہ کرنا مستحب ہے خواہ لوگ اس پر دوام کیے ہوئے ہیں۔ جو بچہ سات روز سے قبل فوت ہو جائے اس کی طرف سے عقیقہ نہیں ہے۔

(۲) اہل ظواہر کے نزدیک عقیقہ کرنا فرض ہے۔

(۳) حضرت امام حسن بصری رضی اللہ عنہ کے نزدیک بچے کی پیدائش کے ساتویں روز عقیقہ کرنا واجب ہے۔ اگر والدین اس کا عقیقہ نہیں کرتے تو بالغ ہونے کے بعد وہ خود اپنا عقیقہ کر سکتا ہے۔

(۴) حضرت امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کا نقطہ نظر ہے کہ نومولود کا عقیقہ کرنا سنت ہے جب کہ عمل واجب ہے۔ جو شخص اس کی طاقت رکھتا ہے وہ اسے ہرگز ترک نہ کرے۔

(۵) حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا موقف ہے کہ عقیقہ کرنا نفلی عمل ہے۔ عقیقہ کرتے وقت لڑکے کی طرف سے دو بکرے اور لڑکی کی طرف سے ایک بکرا ذبح کیا جائے گا۔

اس بارے میں ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے: بچے کی طرف سے دو بکرے اور بچی کی طرف سے ایک بکرا ہے۔ یہ موقف فضیلت کا ہے۔

سوال نمبر 3: **قال کان رجل یاکل فلم یسم حتّٰی لم یبق من طعامہ الا لقمۃ فلما رفعھا الی فیہ قال بسم اللہ اولہ و اٰخرہ فضحک النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثم قال مازال الشیطان یاکل معہ فلما ذکر اسم اللہ استقاء ما فی بطنہ .**

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں اور تشریح اس انداز سے کریں کہ مسئلہ واضح ہو جائے؟

(ب) کھانے کے آداب پر دلالت کرنے والی کوئی دو احادیث تحریر کریں؟

جوابات: (الف) حدیث شریف کا ترجمہ:

حضرت امیہ بن مخشی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک شخص کھانا کھا رہا تھا، اس نے بسم اللہ شریف نہیں پڑھی یہاں تک کہ اس کے کھانے سے صرف ایک لقمہ رہ گیا، جب اسے اٹھا کر منہ میں ڈالنے لگا، تو اس نے کہا: "بسم اللہ اولہ و اٰخرہ" نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور فرمایا: اس کے ساتھ شیطان کھا رہا تھا، جب اس نے اللہ کا نام لیا جو کچھ شیطان کے پیٹ میں تھا، وہ اس نے قے کر دیا۔

تشریح: اس حدیث مبارکہ میں کھانا کھانے سے پہلے بسم اللہ شریف پڑھنے کی اہمیت کو واضح کیا گیا ہے کہ اس سے کھانے میں برکت پیدا ہوتی ہے۔ شارحین کے نزدیک ابتداء میں بسم اللہ شریف نہ پڑھنے

کی وجہ سے برکت مفقود ہو گئی تھی، لیکن جب بسم اللہ شریف پڑھی تو وہ برکت واپس آ گئی جو شیطان کے پیٹ میں چلی گئی تھی اور اس طرح اس کوتاہی کا ازالہ ہو گیا۔ اگر چہ آخر میں ہی کیوں نہ پڑھی جائے۔

(ب) آداب طعام پر دلالت کرنے والی احادیث:

i۔ حضرت عمر بن سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیر پرورش بچہ تھا۔ میرے ہاتھ پیالے میں گردش کیا کرتے تھے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اللہ کا نام لو، دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے آگے سے کھاؤ۔

ii۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کھانا کھا کر شکر کرتا ہے، وہ اس شخص کی طرح ہے جو روزہ رکھ کر صبر کرنے والا ہے۔

قسم ثانی ...... اصول حدیث

سوال نمبر 4: (الف) خبر کا لغوی معنی بیان کریں نیز اس کے اصطلاحی معنی کے بارے میں کوئی دو اقوال تحریر کریں؟

(ب) خبر متواتر کا لغوی و اصطلاحی معنی بیان کریں نیز متواتر کا حکم بیان کریں؟

جوابات: (الف) خبر کا لغوی معنی:

خبر کا لغوی معنی ہے: خبر دینا' اس کی جمع اخبار ہے۔

اصطلاحی معنی کے بارے میں دو اقوال:

i۔ خبر، حدیث کے مترادف ہے یعنی دونوں کا اصطلاحی معنی ایک ہے۔

ii۔ خبر، حدیث کا غیر ہے یعنی خبر وہ ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے غیر سے نقل کی گئی ہو۔

(ب) خبر متواتر:

لغوی معنی: متواتر کا لغوی معنی ہے "مسلسل"۔

اصطلاحی معنی: وہ حدیث ہے جسے اتنے کثیر رواۃ روایت کریں جن کا جھوٹ پر متفق ہونا عادۃً محال ہو۔

حکم: خبر متواتر ضروری علم کا فائدہ دیتی ہے یعنی اس سے علم یقینی حاصل ہوتا ہے۔

سوال نمبر 5: (الف) مشہور غیر اصطلاحی کی تعریف کر کے اس کی کوئی ایک مثال سپرد قلم کریں؟

(ب) حدیث صحیح کا لغوی و اصطلاحی معنی بیان کر کے اس کی شرطیں تحریر کریں؟

جوابات: (الف) مشہور غیر اصطلاحی کی تعریف

وہ حدیث جو بغیر کسی سند کی شرائط کے زبان زد عام ہو۔

مثال: العجلة من الشيطان "جلد بازی شیطان کا کام ہے" کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور حسن قرار دیا ہے۔

(ب) حدیث صحیح کا لغوی و اصطلاحی معنی

صحیح کا لغوی معنی ہے درست ہونا، سقیم (بیمار) کا متضاد ہے۔ اصطلاحی معنی: وہ حدیث ہے جسے عادل ضابط اپنے جیسے راوی سے نقل کرے، سند کے آخر تک اسی طرح ہو اور اس کی سند متصل ہو۔ نیز اس میں کوئی شذوذ بھی نہ ہو اور علت بھی نہ ہو۔

شرائط: اس کی پانچ شرطیں ہیں:

۱۔ اتصال سند ۲۔ راویوں کا عادل ہونا ۳۔ راویوں کا تام الضبط

۴۔ عدم علت ۵۔ حدیث کا شاذ نہ ہونا

سوال نمبر ۳: (الف) حدیث حسن کی تعریف اور حکم پر رقم کریں؟

(ب) محکم اور مختلف الحدیث میں سے ہر ایک کی تعریف تحریر کریں؟

جوابات: (الف) حدیث حسن:

وہ حدیث جس کا مخرج معروف ہو اس کے راوی مشہور ہوں۔ اس پر اکثر احادیث کا مدار ہو اور وہ یہ کہ جس کو اکثر علماء قبول کریں اور عام فقہاء اس کو استعمال کریں۔ (امام خطابی)

یا

ہر وہ حدیث جو اس طرح مروی ہو کہ سند میں کوئی راوی متہم بالکذب نہ ہو اور وہ شاذ نہ ہو۔ اس طرح کئی اسناد سے مروی ہو۔ (امام ترمذی)

حکم: حدیث حسن حجت ہونے میں صحیح حدیث کی طرح ہے اگرچہ قوت میں اس سے کم ہے۔

(ب) تعریفات اصطلاحات:

محکم: وہ مقبول حدیث ہے جو اپنی جیسی حدیث متعارض سے محفوظ ہو اسے محکم کہتے ہیں۔

مختلف الحدیث: وہ مقبول حدیث جو اپنی جیسی حدیث کے معارض ہو لیکن ساتھ ساتھ ان میں تطبیق ممکن ہو۔

☆☆☆

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات 2024ء/۱۴۴۵ھ

الوقت المحدد	الورقة الثالثة	مجموع الارقام
ثلاث ساعات	فقہ	۱۰۰

حصہ اول بہار شریعت

سوال نمبر 1: (الف) کھانے کے شروع میں بسم اللہ پڑھنے کے بارے میں کوئی دو احادیث تحریر کریں؟

(ب) دستر خوان پر گرے ہوئے روٹی کے ٹکڑے کو کھا لینے کی فضیلت میں کوئی ایک حدیث بیان کریں؟

سوال نمبر 2: (الف) ولیمہ کسے کہا جاتا ہے؟ نیز دعوت ولیمہ کو قبول کرنے کا شرعی حکم بیان کریں؟

(ب) مہمان کے لیے جو چار باتیں ضروری ہیں وہ تحریر کریں؟

سوال نمبر 3: (الف) سونے چاندی کی چیزوں کے استعمال کی ممانعت کس صورت میں ہے؟ تفصیلاً جواب تحریر کریں؟

(ب) سدل یعنی سر یا شانے پر کپڑا ڈال کر لٹکائے رکھنا کب مکروہ اور کب مکروہ نہیں؟ بیان کریں؟

حصہ دوم فقہ حنفی اور حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم

سوال نمبر 4: (الف) حدیث ضعیف کی تعریف لکھیں نیز کوئی دو ایسی صورتیں تحریر کریں جن سے حدیث ضعیف قوی ہو جاتی ہے؟

(ب) قرآن وحدیث سے تقلید کے ثبوت پر کوئی ایک دلیل سپرد قلم کریں؟

سوال نمبر 5: (الف) امام نووی نے بدعت کی جو پانچ قسمیں بیان کی ہیں ان میں سے تین کی مختصر وضاحت تحریر کریں؟

(ب) کیا رفع یدین کی حدیث منسوخ ہے؟ اپنا مؤقف دلیل سے ثابت کریں؟

سوال نمبر 6: (الف) آمین بالجہر اور قرات خلف الامام میں سے ہر ایک کے بارے میں اپنا مؤقف دلائل سے ثابت کریں؟

(ب) دو نمازیں جمع کرنے کا حکم بیان کریں نیز بتائیں کہ کیا دو نمازیں صورتاً جمع ہو سکتی ہیں؟

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات بابت 2024ء

الورقة الثالثة: فقه

حصہ اول بہار شریعت

سوال نمبر 1: (الف) کھانے کے شروع میں بسم اللہ پڑھنے کے بارے میں کوئی دو احادیث سپردقلم کریں؟

(ب) دسترخواں پر گرے ہوئے روٹی کے ٹکڑے کو کھا لینے کی فضیلت میں کوئی ایک حدیث بیان کریں؟

جوابات:

(الف) کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھنے کے حوالے سے احادیث:

۱- وحشی بن وحب سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اکٹھے مل کر کھانا کھاؤ اور بسم اللہ پڑھو، تمہارے لیے اس میں برکت ہوگی۔

۲- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی شخص کھانا کھائے تو اللہ کا نام ذکر کرے اور اگر شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو یوں کہے "بسم الله اوله و آخره"۔

(ب) گرے ہوئے ٹکڑے کو اٹھا کر کھانے کی فضیلت:

حدیث: طبرانی نے عبداللہ ابن حرام رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: روٹی کا احترام کرو کہ وہ آسمان و زمین کی برکات سے ہے۔ جو شخص دسترخوان سے گری ہوئی روٹی اٹھا کر کھالے گا، اس کی مغفرت ہو جائے گی۔

سوال نمبر 2: (الف) ولیمہ کسے کہا جاتا ہے؟ نیز دعوت ولیمہ کو قبول کرنے کا شرعی حکم بیان کریں؟

(ب) مہمان کے لیے جو چار باتیں ضروری ہیں وہ تحریر کریں؟

جوابات: ولیمہ کی تعریف:

ولیمہ یہ ہے کہ شب زفاف کی صبح کو اپنے دوست و احباب، عزیز و اقارب اور اہل محلہ کی حسب استطاعت ضیافت کرے۔

دعوت ولیمہ قبول کرنے کی شرعی حیثیت: دعوت ولیمہ سنت ہے۔ جانور ذبح کرنا اور کھانا تیار

کروانا جائز ہے، جو لوگ بلائے جائیں ان کو جانا چاہیے اور ان کا جانا میزبان کے لیے باعث مسرت ہوگا۔
جس کو ولیمہ کی دعوت دی جائے، اس کا جانا سنت ہے۔ اگر اس موقع پر غیر شرعی خرافات ہوں تو اس تقریب میں نہیں جانا چاہیے اور بغیر دعوت کے جانا بھی درست نہیں ہے۔

(ب) مہمان کے لیے ضروری باتیں:

مہمان کے لیے چار باتیں ضروری ہیں:

۱- جہاں بٹھایا جائے وہیں بیٹھے۔
۲- جو کچھ اس کے سامنے پیش کیا جائے اس پر خوش ہو۔
۳- بغیر میزبان کی اجازت کے وہاں سے نہ اٹھے۔
۴- وقت رخصت میزبان کے حق میں دعائے خیر کرے۔

سوال نمبر 3: (الف) سونے چاندی کی چیزوں کے استعمال کی ممانعت کس صورت میں ہے؟ تفصیلاً جواب تحریر کریں؟
(ب) سدل یعنی سر یا شانے پر کپڑا ڈال کر لٹکائے رکھنا کب مکروہ اور کب مکروہ نہیں؟ بیان کریں؟

جوابات:

(الف) سونا چاندی کی چیزوں کے استعمال کی ممانعت کی صورت:

سونے چاندی کو سوائے زیورات کے دوسری کسی بھی چیز میں استعمال کرنا مرد و عورت دونوں کے لیے ممنوع و ناجائز ہے مثلاً سونے چاندی کے برتن میں کھانا پینا وغیرہ۔
سونا چاندی کی چیزوں کی ممانعت کی صورت یہ ہے کہ ان کو استعمال کرنا ہی مقصود ہو اور اگر یہ مقصود نہ ہو تو ممانعت نہیں مثال کے طور پر سونے چاندی کی پلیٹ یا کٹورے/ پیالے میں سالن رکھا ہوا ہے اگر کھانا اسی میں پڑا رہے، تو مال کا ضیاع ہے، اس کو اس سے نکال کر دوسرے برتن میں لے کر کھائے یا پیے۔ یا پیالی میں تیل تھا اس کو علیحدہ برتن میں ڈال کر استعمال کیا، اس غرض سے کہ اس کا استعمال ناجائز ہے، تو اب یہ کھانا پینا اور یہ تیل کا استعمال جائز ہو جائے گا لیکن اگر بغرض استعمال پیالی سے تیل لے کر سر اور داڑھی پر لگایا اس طرح کرنا ناجائز ہے، اس سے/ ایسا کرنے سے بچنا چاہیے کہ یہ بھی استعمال میں ہی آتا ہے۔

(ب) سدل یا شانے پر کپڑا ڈالنے کا حکم:

نماز میں سدل یعنی سر یا شانے پر کپڑا ڈال کر لٹکائے رکھنا مکروہ ہے۔ اگر نماز میں نہ ہو تو مکروہ ہے یا نہیں؟ اس کی تفصیل یہ ہے کہ اگر کرتا یا پاجامہ یا تہبند پہنا ہوا ہے، تو پھر کپڑا لٹکانا مکروہ نہیں اور اگر کرتا نہیں

پہنانا تو مکروہ ہے۔

حصہ دوم ..... فقہ حنفی اور حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم

سوال نمبر 4: (الف) حدیث ضعیف کی تعریف لکھیں نیز کوئی دو ایسی صورتیں تحریر کریں جن سے حدیث ضعیف قوی ہو جاتی ہے؟

(ب) قرآن و حدیث سے تقلید کے ثبوت پر کوئی ایک دلیل سپرد قلم کریں؟

جوابات: (الف) حدیث ضعیف کی تعریف:

وہ حدیث جس کے راویوں میں حدیث صحیح کی ایک سے زیادہ صفات مفقود ہوں، حدیث ضعیف کہلاتی ہے۔

حدیث ضعیف کے قوی ہونے کی صورتیں:

(۱) اہل علم کے عمل سے حدیث ضعیف قوی ہو جاتی ہے مثلاً حضرت امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: و العمل علی هذا عند اهل العلم (اس روایت پر اہل علم کا عمل ہے)۔

(۲) جب کوئی مجتہد کسی ضعیف حدیث سے استدلال کرے تو وہ قوی بن جاتی ہے، جس طرح فقہاء نے اپنی تصانیف میں اس کی تصریح کی ہے۔

(۳) جب اولیاء، صالحین اور صوفیاء کسی روایت کو معمول بہ بنائیں تو وہ قوی ہو جاتی ہے مثلاً صلوٰۃ تسبیح ضعیف روایت سے ثابت ہے۔

(ب) تقلید کے ثبوت میں ایک آیت اور ایک حدیث:

تقلید کی تعریف: لغوی معنی ہے گلے میں پٹہ ڈالنا اور شرعی معنی ہے کہ کسی شخص کی بات پر بغیر دلیل اور حجت کے عمل کرنا۔

قرآن سے دلیل: ارشاد ربانی ہے: "یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ" دوسری جگہ ارشاد ہے: "وَ لَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَ اِلٰۤى اُولِی الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِیْنَ یَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ" علاوہ ازیں بہت سی آیات ہیں جو ثبوت تقلید پر دلالت کرتی ہیں۔

حدیث سے دلیل:

صحیح بخاری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے: "تم میری اقتداء کرو اور جو تمہارے بعد آئیں وہ تمہاری اقتداء کریں۔" جامع صغیر میں روایت موجود ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے لیے اہل علم بزرگوں کی پیروی اور معیت میں برکت ہے۔

سوال نمبر 5: (الف) امام نووی نے بدعت کی جو پانچ قسمیں بیان کی ہیں ان میں سے تین کی مختصر وضاحت تحریر کریں؟

(ب) کیا رفع یدین کی حدیث منسوخ ہے؟ اپنا مؤقف دلیل سے ثابت کریں؟

جوابات:

تین بدعات کی وضاحت:

بدعتِ مکروہہ: وہ نیا کام جس سے کوئی سنت چھوٹ جائے، اگر سنت غیر مؤکدہ چھوٹ جائے تو یہ بدعتِ مکروہ تنزیہی ہے اور اگر سنت مؤکدہ چھوٹ جائے تو یہ مکروہ تحریمہ ہوگی۔

بدعت مباحہ: وہ نیا کام جو خلاف شرع نہ ہو اور بغیر نیت خیر کے کیا جانے جیسے شادی بیاہ پر چراغاں کرنا وغیرہ۔

بدعت حرام: وہ نیا کام جو خلاف شرع ہو اور فرض یا واجب کو ترک کرنے کی وجہ بنے جیسے بزرگان دین کے مزارات پر ناچنا اور گانا وغیرہ۔

(ب) رفع یدین کی منسوخی:

اسلام کے آغاز میں رفع یدین مشروع تھا، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بھی رفع یدین کرتے تھے بعد میں انہوں نے ترک کر دیا تھا۔ رفع یدین کی منسوخی کے حوالے سے دلائل درج ذیل ہیں:

ترک رفع یدین سے متعلق دلائل:

1- حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ نماز ادا کی، ان سب نے تکبیر اولیٰ کے علاوہ اپنے ہاتھوں کو بلند نہیں کیا۔

2- حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نماز شروع کی، تو اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے، پھر نماز سے فارغ ہونے تک دونوں ہاتھوں کو نہیں اٹھایا۔

3- حضرت علی رضی اللہ عنہ تکبیر اولیٰ کے وقت ہاتھ بلند کرتے، پھر کسی اور مقام پر ہاتھ بلند نہ فرماتے۔

سوال نمبر 6: (الف) آمین بالجہر اور قرأت خلف الامام میں سے ہر ایک کے بارے میں اپنا مؤقف دلائل سے ثابت کریں؟

(ب) دو نمازیں جمع کرنے کا حکم بیان کریں نیز بتائیں کہ کیا دو نمازیں صورتاً جمع ہو سکتی ہیں؟

جوابات: (الف) آمین بالجہر سے متعلق مسئلہ:

احناف کے نزدیک آمین سرّاً کہنا آمین بالجہر کہنے سے زیادہ اولیٰ ہے۔

نماز میں آہستہ آمین کہنا ہی مسنون ہے: نماز میں پست آواز سے آمین کہنا چاہیے اس بارے میں تحقیقی نقطہ نظر یہ ہے کہ نماز میں آہستہ آمین کہنا ہی مسنون ہے۔ اس کے چند دلائل درج ذیل ہیں:

(۱) حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دوران نماز چار مقامات میں اپنی آواز پست رکھی جائے: i۔ تعوذ کہتے وقت، ii۔ تسمیہ پڑھتے وقت، iii۔ ثناء پڑھتے وقت، iv۔ آمین کہتے وقت

(۲) حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی تو آپ نے جب غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ کہا تو فرمایا: آمین اور آواز پست رکھی۔

قرأت خلف الامام/الامام:

امام کی اقتداء میں مقتدی کا قرأۃ کرنا ناجائز اور سخت منع ہے بلکہ مقتدی کو چاہیے کہ جب امام قرأت کر رہا ہو تو خاموش اور توجہ سے سنے، کیونکہ قرآن مجید میں ہے:

دلیل قرآنی (ترجمہ):

"اور جب قرآن پڑھا جائے، تو تم اسے سنو اور خاموش رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔"

اس حوالے سے احادیث درج ذیل ہیں:

دلائل:

۱- ایک صاحب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہم سے حلف لیا کہ ہم امام کی اقتداء میں قرأت نہیں کریں گے۔

۲- حضرت عبداللہ بن ابو لیلیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ امام کے پیچھے قرأت کرنے سے منع فرماتے تھے۔

۳- حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: جس نے امام کے پیچھے قرأت کی اس کی نماز نہیں ہوگی۔

(ب: دو نمازیں جمع کرنے کا حکم مع دلائل:

شرعی طور پر دو مختلف اوقات کی نمازوں کو ایک وقت میں جمع کرنا منع ہے۔ فقہ حنفی کا بھی یہی مؤقف ہے، اس ممانعت کے دلائل درج ذیل ہیں:

۱۔ ارشاد خداوندی ہے: إِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا (بے شک نماز مومنوں پر مقررہ وقت میں فرض کی گئی ہے)۔

۲۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عرفات اور مزدلفہ کے سوا ہر نماز کو اس کے اپنے وقت میں ادا فرماتے تھے۔

۳۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: بغیر عذر کے دو نمازوں کو ایک وقت میں جمع کرنا گناہ کبیرہ ہے۔

۴۔ حضرت ابو العالیہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے نام خط لکھا کہ دو نمازوں کو ایک وقت میں بغیر عذر کے جمع کرنا گناہ کبیرہ ہے۔

۵۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: کون سا عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ محبوب ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: نماز کو اس کے وقت میں ادا کرنا۔

دو نمازوں کے صورتاً جمع کرنے کا حکم:

دو نمازوں کو ان کے اپنے اپنے وقت میں اس طرح پڑھنا کہ وہ صورتاً جمع ہو جائیں صحیح و جائز ہے۔ اس کی صورت یہ ہے کہ دو قریب الوقت نمازوں میں سے پہلے کو انتہائی تاخیر سے اور دوسری کو بالکل ان کے ابتدائی وقت میں ادا کرنے سے وہ دونوں نمازیں بظاہر جمع ہو جاتی ہیں، لیکن حقیقتاً وہ دونوں اپنے اصل وقت میں ہی ادا ہوتی ہیں۔

☆☆☆

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات 2024ء/۱۴۴۵ھ

الوقت المحدد	الورقة الرابعة	مجموع الارقام
ثلاث ساعات	اصول الفقه	۱۰۰

نوٹ: کوئی تین سوالات حل کریں؟

سوال نمبر 1: اجماع هذه الامة بعد ما توفي رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ في فروع الدين حجة موجبة للعمل بها شرعا كرامة لهذه الامة ثم الاجماع على اربعة اقسام۔

(الف) عبارت پر اعراب لگائیں اور سلیس اُردو میں ترجمہ کریں؟

(ب) اجماع کی کتنی اور کون کون سی اقسام ہیں؟ تفصیلاً تحریر کریں؟

(ج) عوام الناس کا اجتہاد معتبر ہے یا نہیں؟ تحریر کریں؟

سوال نمبر 2: (الف) کیا اجماع کی پہلی تقسیم کے علاوہ اور تقسیم بھی ہے؟ اگر ہے تو اس میں کتنی اور کون کون سی قسمیں ہیں؟ تفصیلاً تحریر کریں؟

(ب) اجماع مرکب کی تعریف کر کے اس کی مثال بیان کریں؟

(ج) کیا کبھی اجماع مرکب کی حجیت ختم بھی ہو سکتی ہے؟ وضاحت کریں؟

سوال نمبر 3: (الف) اجماع مرکب کی ایک قسم "عدم القائل بالفصل" ہے اس کی وضاحت کریں؟

(ب) عدم القائل بالفصل کی اقسام بیان کر کے کوئی سی ایک قسم کی مثال بیان کریں؟

(ج) کسی مجتہد کے لیے قیاس کو اختیار کرنا کب جائز ہے؟

سوال نمبر 4: القياس حجة من حجج الشرع يجب العمل به عند انعدام ما فوقه من الدليل في الحادثة و قد ورد في ذلك الاخبار والآثار۔

(الف) عبارت کا ترجمہ کریں نیز حجت قیاس پر کوئی ایک دلیل سپرد قلم کریں؟

(ب) صحت قیاس کی کتنی اور کون کون سی شرائط ہیں؟ کوئی سی ایک شرط کی مثال بھی تحریر کریں؟

(ج) نماز اور روزے کے وجوب کا سبب تحریر کریں؟

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات بابت 2024ء

الورقة الرابعة: اصول الفقه

سوال نمبر 1: اِجْمَاعُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ بَعْدَ مَا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ فُرُوْعِ الدِّيْنِ حُجَّةٌ مُوْجِبَةٌ لِلْعَمَلِ بِهَا شَرْعًا كَرَامَةً لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ ثُمَّ الْاِجْمَاعُ عَلٰى اَرْبَعَةِ اَقْسَامٍ۔

(الف) عبارت پر اعراب لگائیں اور سلیس اُردو میں ترجمہ کریں؟

(ب) اجماعت کی کتنی اور کون کون سی اقسام ہیں؟ تفصیلاً تحریر کریں؟

(ج) عوام الناس کا اجتہاد معتبر ہے یا نہیں؟ تحریر کریں؟

جوابات: (الف) اعراب:

اعراب سوالیہ حصہ میں لگا دیئے گئے ہیں۔

عبارت کا ترجمہ: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اس امت کا فروع دین میں اجماع حجت ہے جس پر عمل کرنا واجب ہے اور یہ اس امت کی کرامت و شرافت کی وجہ سے ہے۔ پھر اجماع کی چار اقسام ہیں:

(ب) اقسام اجماع: اجماع کی دو قسمیں ہیں: i- اجماع سندی، ii- اجماع مذہبی۔

i- **اجماع سندی:** امت رسول اللہ میں سے ایک زمانہ کے سب علماء کا اجماع سندی کہلاتا ہے اور اس کی چار قسمیں ہیں۔

ii- **اجماع مذہبی:** کسی حکم پر بعض مجتہدین کا اجماع مذہبی اجماع کہلاتا ہے اور اس کی دو قسمیں ہیں، اجماع مرکب و اجماع غیر مرکب۔

(ج) عوام الناس کا اجتہاد:

عوام الناس کا اجتہاد غیر معتبر ہے، کیونکہ عام لوگوں میں اجتہاد کی شرائط مفقود ہوتی ہیں۔

سوال نمبر 2: (الف) کیا اجماع کی پہلی تقسیم کے علاوہ اور تقسیم بھی ہے؟ اگر ہے تو اس میں کتنی اور کون کون سی قسمیں ہیں؟ تفصیلاً تحریر کریں

(ب) اجماع مرکب کی تعریف کر کے اس کی مثال بیان کریں؟

(ج) کیا کبھی اجماع مرکب کی حجیت ختم بھی ہو سکتی ہے؟ وضاحت کریں

جوابات: (الف) اجماع کی پہلی قسم کے علاوہ اور تقسیم:

اجماع دو طرح کا ہوتا ہے ایک کو اجماع سندی کہتے ہیں اور دوسرا اجماع مذہبی کہلاتا ہے یعنی کسی حکم پر

بعض مجتہدین کا اجماع۔ اس اجماع کی دو قسمیں ہیں۔

i- اجماع مرکب ii- اجماع غیر مرکب

پھر اجماع مرکب کی ایک اور قسم "عدم القائل بالفصل" ہے۔

(ب) اجماع مرکب کی تعریف ومثال:

جب کسی نئے پیدا ہونے والے مسئلہ پر مجتہدین کا اتفاق ہے لیکن حکم کی علت میں ان کی درمیان اختلاف ہو تو اجماع مرکب کہلاتا ہے جیسے کسی شخص کو قے آئی اور اس نے عورت کو ہاتھ بھی لگایا، وضو دونوں کے نزدیک ٹوٹ جائے گا اگرچہ ہمارے نزدیک اس کی علت قے کرنا اور امام شافعی کے نزدیک عورت کو ہاتھ لگانا ہے۔

(ج) اجماع مرکب کی حجیت کا ختم ہونا:

اگر علتوں میں فساد پیدا ہو جائے، تو اجماع مرکب کی حجیت ختم ہو جاتی ہے، یہاں تک کہ اگر کسی دلیل شرعی سے ثابت ہو جائے کہ قے ناقض وضو نہیں ہے' تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک وضو نہیں ٹوٹے گا اور اگر ثابت ہو جائے کہ عورت کو ہاتھ لگانے سے وضو نہیں ٹوٹے گا، تو امام شافعی کے نزدیک وضو نہ ٹوٹے گا، کیونکہ اس صورت میں علت جس پر حکم کی بنیاد ہے فاسد ہو جاتی ہے اور اس فساد کا احتمال دونوں طرف رہتا ہے، کیونکہ ممکن ہے کہ امام ابوحنیفہ عورت کو ہاتھ لگانے کے مسئلہ پر حق پر ہوں لیکن قے والے مسئلہ میں ان کا اجتہاد درست نہ ہو اور اسی طرح امام شافعی قے والے مسئلہ پر حق پر ہوں اور عورت کو چھونے کے مسئلہ میں ان کا اجتہاد درست نہ ہو۔ غرض یہ کہ اجماع کی بنیاد علت پر ہوتی ہے اور اگر علت میں فساد ظاہر ہو جائے، تو اجماع ختم ہو جائے گا۔

سوال نمبر 3: (الف) اجماع مرکب کی ایک قسم "عدم القائل بالفصل" ہے اس کی وضاحت کریں؟

(ب) عدم القائل بالفصل کی اقسام بیان کر کے کوئی سی ایک قسم کی مثال بیان کریں؟

(ج) کسی مجتہد کے لیے قیاس کو اختیار کرنا کب جائز ہے؟

جوابات: (الف) عدل القائل بالفصل:

عدم القائل بالفصل کا معنی ہے "فصل (فرق) کا قائل نہ ہونا"۔ لہٰذا جب اختلافی مسئلوں میں سے ایک ثابت ہو جائے تو لازماً ہے کہ دوسرا بھی ثابت ہو جائے۔ یعنی یا تو مخالف کے نزدیک دونوں مسئلے ثابت ہوں گے یا نہیں، تیسری کوئی صورت نہیں، کیونکہ دونوں میں فرق کا قائل کوئی نہیں ہے۔

(ب) اقسام عدل القائل بالفصل:

عدم القائل بالفصل کی دو اقسام ہیں:

۱- دونوں مسئلوں کا منشاء اختلاف ایک ہو۔
۲- دونوں مسئلوں کا منشاء اختلاف ایک نہ ہو بلکہ الگ الگ ہو۔
ان میں سے پہلے قسم حجت بن سکتی ہے اور دوسری قسم حجت نہیں ہے۔

مثال شرط/قسم نمبر 2:

منشاء اختلاف دونوں کا ایک نہ ہو بلکہ الگ الگ ہو جیسے جب قے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے تو بیع فاسد سے بھی ملک ثابت ہوگی کیونکہ جن کے نزدیک قے ناقص وضو ہے وہ بیع فاسد سے ملک کا حصول بھی مانتے ہیں اور جو ایک کو نہیں مانتے وہ دوسرے کو بھی نہیں مانتے۔

(ج) مجتہد قیاس اختیار کرسکتا ہے:

جب کسی نے مسئلہ کا حکم معلوم کرنا ہو اور اس کا حکم قرآن وسنت اور اجماع سے نہ مل رہا ہو، تو ایک مجتہد اپنی رائے سے فیصلہ کرسکتا ہے یعنی قیاس اختیار کرسکتا ہے۔

سوال نمبر 4: القیاس حجة من حجج الشرع یجب العمل به عند انعدام ما فوقه من الدلیل فی الحادثة و قدورد فی ذلك الاخبار والآثار۔

(الف) عبارت کا ترجمہ کریں نیز حجت قیاس پر کوئی ایک دلیل سپرد قلم کریں؟
(ب) صحت قیاس کی کتنی اور کون کون سی شرائط ہیں؟ کوئی سی ایک شرط کی مثال بھی تحریر کریں؟
(ج) نماز اور روزے کے وجوب کا سبب تحریر کریں؟

جوابات: (الف) عبارت کا ترجمہ:

قیاس شرعی حجتوں میں سے ایک حجت ہے جس پر عمل کرنا واجب ہے، جب کسی مسئلہ میں اس سے اوپر کی دلیل موجود نہ ہو۔ تحقیق اس بارے میں اخبار اور آثار وارد ہیں۔

قیاس کی حجیت پر دلیل: حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کا حکم بنا کر روانہ کرنے کا قصد فرمایا تو ان سے یوں مخاطب ہوئے: اے معاذ! کس طرح فیصلہ کرو گے؟ عرض کیا: قرآن کریم کے مطابق۔ فرمایا: اگر قرآن کریم میں کسی مسئلہ کا حل دستیاب نہ ہوا تو پھر کیا کرو گے؟ عرض کیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے۔ فرمایا: اگر کسی مسئلہ کا حل سنت میں بھی دستیاب نہ ہوا تو پھر کیا کرو گے؟ عرض کیا: تب میں اپنے رائے کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوش ہوئے اور اظہار مسرت فرمایا۔

(ب) صحت قیاس کی شرائط:

صحت قیاس کی پانچ شرائط ہیں، جو درج ذیل ہیں:

۱- اس کی وجہ سے کسی نص کا حکم تبدیل نہ ہوتا ہو۔

۲- تعلیل کا مقصد کوئی شرعی مسئلہ ثابت کرنا ہو۔

۳- اصل سے فرع کی طرف منتقل ہونے والا حکم عقل کے خلاف نہ ہو۔

۴- فرع سے متعلق کوئی نص موجود نہ ہو۔

۵- وہ کسی نص کے مقابل نہ ہو جیسا کہ حضرت حسن بن زیاد رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ حالت نماز میں قہقہہ لگانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

مذکورہ شرائط میں نمبر 4 کی مثال:

مثال نمبر 4: اگر کوئی شخص کفارہ قتل پر قیاس کرتے ہوئے کہے کہ قسم اور ظہار کے کفارہ میں کافر غلام کو آزاد کرنا جائز نہیں تو یہ قیاس غلط ہے، کیونکہ کفارہ قتل کے بارے میں غلام مومن ہونے کی شرط ہے: فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ جبکہ قسم اور ظہار کے بارے میں نص مطلق ہے۔ لہٰذا کفارہ قتل پر قیاس کرنے کی دوسری نص یعنی مطلق کا ابطال لازم آئے گا۔

(ج) نماز کا سبب وجوب:

نماز کا سبب وجوب "وقت کا پایا جانا" ہے۔

روزے کا سبب وجوب:

روزے کا وجوب سبب "رمضان المبارک کے مہینے کا آنا" ہے۔

☆☆☆

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات 2024ء/۱۴۴۵ھ

الوقت المحدد	الورقة الخامسة:	مجموع الارقام
ثلاث ساعات	علم الميراث	۱۰۰

نوٹ: سوال نمبر 5 لازمی ہے باقی میں سے کوئی سے تین سوالات حل کریں؟

سوال نمبر 1: (الف) علم فرائض کو نصف علم کہنے کی وجوہ تحریر کریں؟ 10

(ب) عصبہ کی تعریف کر کے اس کی اقسام کے نام سپرد قلم کریں؟ 10

سوال نمبر 2: (الف) ترکہ کے متعلق اربعہ تحریر کریں؟ 10

(ب) موانع ارث بیان کریں؟ 10

سوال نمبر 3: (الف) خاوند اور باپ کے احوال تحریر کریں؟ 10

(ب) اصحاب الفرائض کل کتنے ہیں؟ اور ان میں مرد کتنے اور عورتیں کتنی ہیں؟ 10

سوال نمبر 4: (الف) عصبہ بنفسہ کی تعریف اور اس کی اقسام کے نام بیان کریں؟ 10

(ب) دو عددوں میں پائی جانے والی نسبتیں کتنی اور کون کون سی ہیں؟ تحریر کریں؟ 10

سوال نمبر 5: درج ذیل میں سے چار مسائل حل کریں؟ 40=10x4

(۱)	باپ	دو بیٹیاں	
(۲)	بیوی	بھائی	
(۳)	بیوی	والد	بیٹا
(۴)	شوہر	والدہ	چچا
(۵)	بیوی	بیٹی	باپ
(۶)	دادی	حقیقی بہن	بیٹا

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات بابت 2024ء

الورقة الخامسة: علم الميراث

نوٹ: سوال نمبر 5 لازمی ہے باقی میں سے کوئی سے تین سوالات حل کریں۔

سوال نمبر 1: (الف) علم فرائض کو نصف علم کہنے کی وجوہ تحریر کریں؟

(ب) عصبہ کی تعریف کر کے اس کی اقسام کے نام سپرد قلم کریں؟

جوابات: (الف) علم الفرائض کو "نصف علم" کہنے کی وجوہات:

۱- انسان کی دو حالتیں ہیں: (i) زندگی، (ii) موت۔
زندگی میں باقی تمام علوم کی ضرورت ہوتی ہے جبکہ علم فرائض موت کے ساتھ خاص ہے۔ اس لحاظ سے علم فرائض "نصف العلم" ہوا۔

۲- ملک کی دو صورتیں: (i) ملک اختیاری، (ii) ملک غیر اختیاری۔
وراثت کے علاوہ بقیہ تمام اشیاء کا تعلق "ملک اختیاری" سے ہے۔
اس لحاظ سے بھی علم فرائض "نصف علم" ہوا۔

۳- احکام شرعیہ کی باعتبار ماخذ دو اقسام ہیں: (i) وہ احکام شرعیہ جو قرآن وحدیث سے ثابت ہیں۔ (ii) وہ احکام شرعیہ جو قیاس واجتہاد سے ثابت ہیں۔ چونکہ علم فرائض کے تمام مسائل قرآن و حدیث سے مستنبط ہیں، اس لحاظ سے بھی علم فرائض "نصف علم" ہوا۔

(ب) عصبہ کی تعریف اور اس کی اقسام:

لغوی طور پر عصبات سے مراد وہ لوگ ہیں جو باپ کی طرف سے میت سے رشتہ دار ہوں۔ علم الفرائض کی اصطلاح میں عصبات سے وہ لوگ مراد ہیں کہ شریعت نے مال وراثت سے ان کے حصص تو مقرر نہیں کیے مگر ذوی الفروض کو دینے کے بعد بقیہ ترکہ انہیں دیا جاتا ہے۔

اقسام: عصبہ کی بنیادی طور پر دو قسمیں ہیں۔

i- عصبہ نسبی، ii- عصبہ سببی

عصبہ نسبی: عصبہ نسبی کی مزید تین اقسام ہیں:

i- عصبہ بنفسہ ii- عصبہ بغیرہ iii- عصبہ مع غیرہ

عصبہ سببی: عصبہ سببی کی مزید دو قسمیں ہیں:

i- مولٰی العتاقة ii- مولٰی الموالاة

سوال نمبر 2: (الف) ترکہ کے متعلق اربعہ تحریر کریں؟

(ب) موانع ارث بیان کریں؟

جوابات: (الف ب) ترکہ سے متعلق حقوق:

میت کے اموال متروکہ سے بالترتیب چار حقوق متعلق ہیں:

۱- تجہیز و تکفین: ترکہ سے متعلق پہلا حق تجہیز و تکفین ہے، جس کا میت کے مال سے بغیر کنجوسی اور اسراف سے انتظام کیا جائے گا۔

۲- قضائے دین: ترکہ سے متعلق دوسرا حق قضائے دین ہے یعنی تجہیز و تکفین کے بعد جو مال بچ جاتا ہے، اس سے میت کے قرضہ کی ادائیگی کی جائے گی۔

۳- وصیت: ترکہ سے متعلق تیسرا حق وصیت ہے یعنی اگر میت نے اپنی زندگی میں کوئی وصیت کی ہو، تو جو مال بچ جائے گا اس کے تہائی حصہ سے اس کی وصیت پوری کی جائے گی۔

۴- تقسیم میراث: ترکہ سے متعلق چوتھا حق تقسیم میراث ہے۔ پھر باقی مال ورثاء میں قرآن وسنت اور اجماع کے طریقے سے تقسیم کیا جائے گا۔

(ب) موانع ارث:

موانع ارث چار ہیں، جو درج ذیل ہیں:

۱- رقیت: غلام ہونا، یعنی جب وارث کسی کا غلام ہو، تو اپنے کسی رشتہ دار کی میراث نہ پائے گا۔ خواہ رقیت کامل ہو یا رقیت ناقص ہو۔

۲- قتل: کسی شخص کو جان سے ہلاک کر دینا، یہ دوسرا مانع ارث ہے، قاتل وراثت سے محروم قرار پائے گا۔

۳- اختلاف دین (مذہب): وارث اور موروث دونوں میں سے ایک کا مسلمان ہونا اور دوسرے کا غیر مسلم ہونا، یہ وراثت کا تیسرا مانع ہے۔

۴- اختلاف دار (ملک): میت اور وارث کا وطن الگ الگ ملکوں میں ہونا لیکن یہ وطن الگ تب مانا جائے گا، جب دونوں ملکوں کے بادشاہ مستقل اور الگ الگ ہوں اور ان بادشاہوں کی فوج اور لشکر الگ ہو۔ ایک ملک میں الگ الگ ریاستیں، جن کے نواب راجے علیحدہ علیحدہ ہوں، مختلف وطن نہیں کہلائیں گے۔

سوال نمبر3: (الف) خاوند اور باپ کے احوال تحریر کریں؟
(ب) اصحاب الفرائض کل کتنے ہیں؟ اور ان میں مرد کتنے اور عورتیں کتنی ہیں؟

جوابات: (الف) باپ کی حالتیں:

باپ کی تین حالتیں ہیں:

۱- سدس (1/6): جب میت کے بیٹے یا پوتے (اگرچہ نیچے تک) ہوں۔

۲- سدس مع العصبہ: جب میت کی بیٹیاں یا پوتیاں ہوں۔

۳- محض عصبہ: جب ان میں سے کوئی بھی نہ ہو۔

شوہر کی حالتیں:

شوہر کی دو حالتیں ہیں:

(ا) نصف (1/2) جب میت کی اولاد نہ ہو یعنی بیٹا، بیٹی یا پوتا، پوتی خواہ نچلے درجہ تک نہ ہو۔

(۲) ربع (1/4) جب میت کی اولاد ہو یعنی بیٹا، بیٹی یا پوتا، پوتی خواہ نچلے درجہ تک کوئی بھی موجود ہو۔

(ب) اصحاب فروض کی تعداد:

جن افراد کے حصے قرآن مجید میں مقرر ہیں ان کو اصحاب فروض کہا جاتا ہے اور اصحاب فروض تعداد میں بارہ (12) ہیں جن میں سے چار مرد ہیں، جو مندرجہ ذیل ہیں:

۱- باپ، ۲- جد صحیح، ۳- اخیافی بھائی، ۴- خاوند۔

اور آٹھ (8) عورتیں شامل ہیں، جو مندرجہ ذیل ہیں:

۱- بیوی، ۲- والدہ، ۳- جدہ صحیحہ، ۴- پوتی، ۵- بیٹی، ۶- اخوات شقیقہ، ۷- اخوات ابویہ، ۸- اخوات امیہ/اخیافی بہن۔

سوال نمبر 4: (الف) عصبہ بنفسہ کی تعریف اور اس کی اقسام کے نام بیان کریں؟

(ب) دو عددوں میں پائی جانے والی نسبتیں کتنی اور کون کون سی ہیں؟ تحریر کریں؟

جوابات: (الف) عصبہ بنفسہ:

اس سے مراد وہ مرد ہے جو کسی خاتون کے واسطہ کے بغیر میت سے رشتہ رکھتا ہو مثلاً چچا وغیرہ۔

عصبہ بنفسہ کی پانچ اقسام ہیں:

(ا) جزء المیت، (۲) اصل المیت، (۳) جزء اب المیت، (۴) جزء جد المیت،

(۵) الولاء

(ب) دو عددوں کے درمیان نسبت:

دو عددوں کے مابین چار قسم کی نسبت ہو سکتی ہے جو درج ذیل ہے:

(ا) تماثل:

دو عدد مساوی ہوں تو ان کے درمیان پائی جانے والی نسبت کو تماثل کہا جاتا ہے۔

(۲) تداخل:

دو مختلف اعداد ہوں جن میں سے چھوٹا عدد بڑے عدد کو پورا پورا تقسیم کرے تو ان کے درمیان پائی جانی والی نسبت کو "تداخل" کہتے ہیں۔

(۳) توافق:

دو مختلف اعداد ہوں جن میں سے چھوٹا عدد بڑے عدد کو پورا پورا تقسیم نہ کرے بلکہ تیسرا عدد دونوں کو برابر برابر تقسیم کردے تو ان کے درمیان پائی جانے والی نسبت کو "توافق" کہتے ہیں۔

(۴) تباین:

دو مختلف اعداد ایسے ہوں جن میں سے نہ چھوٹا عدد بڑے کو برابر برابر تقسیم کرتا ہو اور نہ تیسرا عدد دونوں کو مساوی کی بنیادوں پر تقسیم کرے تو ان کے مابین پائی جانے والی نسبت کو "تباین" کہتے ہیں۔

سوال نمبر 5: درج ذیل میں سے چار مسائل حل کریں؟

(۱)	باپ	دو بیٹیاں	
(۲)	بیوی	بھائی	
(۳)	بیوی	والد	بیٹا
(۴)	شوہر	والدہ	چچا
(۵)	بیوی	بیٹی	باپ
(۶)	دادی	حقیقی بہن	بیٹا

جوابات: مسائل کا حل:

مسئلہ 6:

(۱) میــــــــــــــــــــت

باپ	دو بیٹیاں
1/6 + عصبہ	2/3
1 + 1	4

مسئلہ 4:

(۲) میــــــــــــــــــــت

بیوی	بھائی
1/4	عصبہ
1	3

مسئلہ 24:

(۳) میــــــت

بیوی	والد	بیٹا
1/8	1/6	عصبہ
3	4	17

مسئلہ 6:

(۴) میــــــت

شوہر	والدہ	چچا
1/2	1/3	عصبہ
3	2	1

مسئلہ 24:

(۵) میــــــت

بیوی	بیٹی	باپ
1/8	1/2	1/6 + عصبہ
3	12	9 = 5 + 4

مسئلہ 6:

(۶) میــــــت

دادی	حقیقی بہن	بیٹا
	محروم	عصبہ
1/6	x	5

☆☆☆

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات 2024ء/۱۴۴۵ھ

الوقت المحدد
ثلاث ساعات

الورقة السادسة:
البلاغة

مجموع الارقام
۱۰۰

نوٹ: صرف تین سوالات کا حل مطلوب ہے۔

سوال نمبر 1: ففصاحة الكلمة سلامتها من تنافر الحروف و مخالفة القياس والغرابة و تنافر الحروف وصف للكلمة يوجب ثقلها على اللسان و عسر النطق بها نحو الظش.

(الف) مذکور عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) تنافر حروف، مخالفت قیاس اور غرابت کی تعریفات تحریر کریں؟

(ج) فصاحت کا لغوی واصطلاحی معنی لکھیں؟

سوال نمبر 2: (الف) بلاغت کا لغوی واصطلاحی معنی لکھ کر بلاغت کی اقسام تحریر کریں؟

(ب) درج ذیل شعر کا ترجمہ لکھ کر بتائیں کہ یہ کس کی مثال ہے؟

سا طلب بعد الدار عنكم لتقربوا
و تسكب عيناى الدموع لتجمدا

(ج) علم معنی کی تعریف کریں؟

سوال نمبر 3: (الف) خبر اور انشاء کی تعریفات وامثلہ تحریر کریں؟

(ب) صدق خبر اور کذب خبر کی تعریفات لکھیں؟

(ج) خبر کی دوسری اغراض میں سے کوئی سی چار اغراض بیان کریں؟

سوال نمبر 4: (الف) امر کی تعریف کر کے اس کے صیغے بیان کریں؟

(ب) امر کے دوسرے معانی میں سے کوئی سے تین معانی مع امثلہ تحریر کریں؟

(ج) نہی کی تعریف کر کے اس کا صیغہ بیان کریں؟

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات بابت 2024ء

الورقة السادسة: البلاغة

نوٹ: صرف تین سوالات کا حل مطلوب ہے۔

سوال نمبر 1: فَفَصَاحَةُ الْكَلِمَةِ سَلَامَتُهَا مِنْ تَنَافُرِ الْحُرُوْفِ وَ مُخَالِفَةِ الْقِيَاسِ وَالْغَرَابَةِ وَ تَنَافُرُ الْحُرُوْفِ وَصْفٌ لِلْكَلِمَةِ يُوْجِبُ ثِقْلَهَا عَلَى اللِّسَانِ وَ عُسْرُ النُّطْقِ بِهَا نَحْوُ الظَّشِّ ۔

(الف) مذکورعبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) تنافر حروف، مخالفت قیاس اور غرابت کی تعریفات تحریر کریں؟

(ج) فصاحت کا لغوی و اصطلاحی معنی لکھیں؟

جوابات: (الف) اعراب:

اعراب سوالیہ حصہ میں لگا دیئے گئے ہیں۔

ترجمہ عبارت: پس فصاحتِ کلمہ محفوظ ہوتا ہے تنافر حروف، مخالفتِ قیاس اور غرابت سے۔ پس تنافر حروف کلمہ میں ایک ایسا وصف ہے جس کی وجہ سے کلمہ زبان پر ثقیل (بھاری) ہو جاتا ہے اور اس کا بولنا/تلفظ ادائیگی دشوار ہو جاتا ہے جیسے الظش ۔ (کھردری جگہ)

(ب) تعریفات اصطلاحات:

تنافر حروف: کلمہ میں ایک ایسا وصف جس کی وجہ سے کلمہ زبان پر ثقیل (بھاری) ہو جاتا ہے اور اس کا تلفظ ادائیگی دشوار ہو جاتا جیسے اَلظَّشُّ۔

مخالفت قیاس: کلمہ کا صرفی قانون کے خلاف جاری ہونا مخالفت قیاس کہلاتا ہے جیسے بوق کی جمع بوقات' کیونکہ قیاس اس کی جمع قلت میں "ابواق" چاہتا ہے۔

غرابت: کلمہ کی غرابت یہ ہے کہ اس کا معنٰی ظاہر نہ ہو جیسے تکا کاس کا معنٰی اجتمع (وہ جمع ہوں) اور افرنقع کا معنٰی انصرف (وہ گیا)، اطلخم کا معنٰی اشتد (وہ سخت ہوا)۔ چونکہ اس کے الفاظ اہل عرب میں رائج نہیں ہیں اس لیے اس کے معانی ظاہر و مشہور نہیں ہیں۔

(ج) فصاحت کا لغوی معنٰی:

فصاحت کا لغوی معنٰی ہے: "ظاہر ہونا، واضح ہونا"۔

اصطلاحی معنٰی: فصاحت کلمہ، کلام اور متکلم کی صفت واقع ہوتی ہے۔

سوال نمبر 2: (الف) بلاغت کا لغوی و اصطلاحی معنٰی لکھ کر بلاغت کی اقسام تحریر کریں؟

(ب) درج ذیل شعر کا ترجمہ لکھ کر بتائیں کہ یہ کس کی مثال ہے؟

سأطلب بعد الدار عنکم لتقربوا
وتسکب عیناي الدموع لتجمدا

(ج) علم معنی کی تعریف کریں؟

جوابات: (الف) بلاغت کا لغوی معنی:

بلاغت کا لغوی معنی ہے پہنچنا اور انتہاء کرنا۔

بلاغت کا اصطلاحی معنی: بلاغت کلام اور متکلم کی صفت واقع ہوتی ہے۔

قسمیں: بلاغت کی دو قسمیں ہیں: i- بلاغة الکلام ii- بلاغة المتکلم

(ب) شعر کا ترجمہ:

"پس تم سے مکان کی دوری کا طلب گار ہوں، تا کہ تم قریب ہو جاؤ اور میری آنکھیں آنسو بہاتی ہیں تا کہ وہ جم جائیں"۔

مثال کا ماخذ: یہ مثال "تعقید معنوی" کی ہے۔

(ج) علم معانی کی تعریف:

وہ علم ہے، جس کے ذریعے عربی الفاظ کے ان احوال کی پہچان حاصل ہوتی ہے، جن کی وجہ سے مقتضاء حال میں مطابقت پائی جاتی ہے۔

مثال: وَّاَنَّا لَا نَدْرِيْٓ اَشَرٌّ اُرِيْدَ بِمَنْ فِي الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا ۔

اور بے شک ہم نہیں جانتے کہ زمین والوں کے لیے شر کا ارادہ کیا گیا، یا ان کے رب نے ان کے لیے ہدایت کا ارادہ فرمایا۔

سوال نمبر 3: (الف) خبر اور انشاء کی تعریفات وامثلہ تحریر کریں؟

(ب) صدق خبر اور کذب خبر کی تعریفات لکھیں؟

(ج) خبر کی دوسری اغراض میں سے کوئی سی چار اغراض بیان کریں؟

جوابات: (الف) خبر کی تعریف اور مثال:

وہ جملہ ہے جو اس لیے وضع کیا گیا ہو کہ مخصوص زمانہ میں نہایت اختصار سے حدوث کا فائدہ دیتا ہو جیسے

ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًوا ۔

انشاء کی تعریف و امثلہ:

وہ کلام ہے جس کے قائل کو سچا یا جھوٹا نہ کہا جا سکے مثلاً اِضْرِبْ۔

(ب) صدق خبر کی تعریف:

خبر اگر واقع کے مطابق ہو تو اس کو صدق خبر کہتے ہیں جیسے زَیْدٌ عَالِمٌ ۔ اگر زید واقعی عالم ہے تو یہ صدق خبر ہے۔

کذب خبر:

اگر خبر واقع کے مطابق نہ ہو، تو اسے کذب خبر کہتے ہیں جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ وغیرہ۔

(ج) خبر کی دوسری اغراض:

i- استرحام:

رحمت و شفقت طلب کرنا جیسے موسیٰ علیہ السلام کا قول رَبِّ اِنِّیْ لِمَا اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ ۔

ii- التوبیخ:

زجر و توبیخ کے لیے جیسے کسی گرنے والے کو کہنا: اَلشَّمْسُ طَالِعَۃٌ ۔

iii- اظہار السرور:

خوشی کے اظہار کے لیے جیسے اَخَذْتُ جَائِزَۃَ التَّقَدُّمِ ۔

iV- اظہار الضعف:

کمزوری کے اظہار کے لیے جیسے زکریا علیہ السلام کا قول رَبِّ اِنِّیْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّیْ ۔

سوال نمبر 4: (الف) امر کی تعریف کر کے اس کے صیغے بیان کریں؟

(ب) امر کے دوسرے معانی میں سے کوئی سے تین معانی مع امثلہ تحریر کریں؟

(ج) نہی کی تعریف کر کے اس کا صیغہ بیان کریں؟

جوابات: (الف) امر کی تعریف اور اس کے چاروں صیغے:

کسی اعلیٰ شخصیت کا ادنیٰ آدمی سے کسی معاملہ کے سلسلہ میں مطالبہ کرنے کو "امر" کہتے ہیں۔ امر کے چار صیغے ہیں جو درج ذیل ہیں:

(۱) فعل امر حاضر معروف کا صیغہ مثلاً خُذِ الْکِتَابَ بِقُوَّۃٍ (تم کتاب کو مضبوطی سے تھام لو)۔

(۲) فعل مضارع واحد مذکر غائب جس کے شروع میں لام مکسور ملی ہوئی ہو مثلاً لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ (صاحب حیثیت شخص کو اپنی طاقت کے مطابق خرچ کرنا چاہیے)۔

(۳) فعل امر کا اسم ہو مثلاً حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ (تم کامیابی کی طرف بڑھو)۔

(۴) ایسا مصدر ہو جو فعل امر کا نائب بن سکتا ہو جیسے سَعْيًا فِي الْخَيْرِ (تم بھلائی کی طرف متوجہ ہو جاؤ)۔

(ب) امر کا دیگر معانی میں استعمال:

۱- دعا: امر دعا کے معنی میں استعمال ہوتا ہے جیسے ارشاد گرامی ہے: رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ .یعنی اے میرے رب! تو مجھے توفیق عطا کر کہ میں تیری نعمتوں کا شکر ادا کروں۔

۲- التماس: جس طرح کوئی شخص اپنے جیسے آدمی سے کہے: اَعْطِنِي الْكِتَابَ یعنی تم مجھے کتاب دو۔

۳- تعظیم کے لیے: جیسے اُدْخُلُوْهَا بِسَلَامٍ اٰمِنِيْنَ .(سلامتی اور امن کے ساتھ اس میں داخل ہو جاؤ)۔

(ج) نہی کی تعریف:

خود کو بڑائی کی جگہ رکھتے ہوئے کسی سے فعل کے نہ کرنے کا مطالبہ کرنا جیسے: لَا تَضْرِبْ .

نہی کے صیغے:

نہی کا صرف ایک صیغہ ہے یعنی فعل مضارع جو لائے نہی کے ساتھ ہو جیسے لَا تَضْرِبْ۔

☆☆☆